السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساہیوال سے غلام حیدر لکھتے ہیں کہ ایک آدمی نماز پانچ گانہ کا پابند ہونے کے باوجود لوگوں کو ناجائز تنگ کرتا ہے نیز جھوٹے مقدمے کرتا اور جھوٹی گواہیاں دیتا ہے ایسے انسان کے متعلق کیا سلوک کیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس کا فلسفہ قرآن کریم نے بایں الفاظ بیان کیا ہے : "یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے ۔"(29/العنکوت :45)

نماز کے بے شمار اوصاف میں ایک اہم وصف یہ ہے کہ نماز برے کاموں سے روکتی ہے لیکن اس بات کا انحصار خود اس آدمی پر ہے جو اصلاح نفس کا جذبہ اپنے اندر رکھتا ہو فائدہ اٹھانے کی نیت رکھے اور اس کی کوشش بھی کرے اس قسم کے جذبات رکھنے والے نمازی پر نماز اصلاحی اثرات ضرور ہوں گے بصورت دیگر دنیا کی کوئی اصلاحی تدبیر بھی اس شخص پر کارگر نہیں ہو سکتی جو اس کا اثر قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو یا دانستہ اس کی تاثیر کو دفع کرتا رہے قبولیت نماز کے لیے یہ ایک معیار رہے کہ اس نے نماز کو کس حد تک فحش منکرات سے دور رکھا ہے اگر نماز کے روکنے سے وہ برائیوں کے ارتکاب سے رک گیا تو اس کی نماز قبول ہونے میں کوئی شبہ نہیں چونکہ اسلام نے معاشرہ کو ایک جسم قرار دیا ہے اگر جسم کا کوئی حصہ صحیح کام نہ کرے تو اس کی اصلاح کرنی چاہیے اگر کوشش کے باوجود صحیح نہیں ہوتا بلکہ اس میں پڑے ہوئے زہر سے یہ اندیشہ ہے کہ سارے جسم میں سرایت کر جائے گا تو اسے کاٹ دینا ہی مناسب ہے لہذا ایسے بد عمل نمازی کی اصلاح کے لیے پوری پوری کوشش کرنی چاہیے اگر تمام تر کوششیں بے سود ثابت ہوں تو اسے اپنے حال پر رہنے دیا جائے البتہ اسے اپنے دل سے کاٹ دینا چاہیے یعنی اس کے ساتھ قلبی تعلقات قائم نہ کیے جائیں ایمانی غیرت کا یہی تقاضا ہے اللہ تعالیٰ ایسے بد عمل نمازی کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دے آمین ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:426